بموجب سرکلر نمبر ۲۰۷۶۰ (ن) مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء تمام پنجاب کے سکولوں کے لیے منظور شدہ (رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۶۰)

جناب ناظم صاحب تعلیمات ریاست حیدرآباد دکن نے سرکلر نمبر ۱۳۵۴ واقع ۱۲ تیر ۱۳۴۶ف کے ذریعہ ریاست کے تمام سکولوں اور دفاتر تعلیم کیلئے منظور فرمایا

اصلاح دیہات کا دلچسپ اخبار

پیغام حیات

پانی پت

ایک اصلاحی، اخلاقی، اور تعلیمی پرچہ

سالانہ قیمت
تین روپے

ایڈیٹر شیخ محمد اسمٰعیل

فی پرچہ
ایک آنہ

جلد ۳	پانی پت (ضلع کرنال) بابت ۸ جنوری ۱۹۴۸ء	نمبر ۱

بگرامی خدمت
حیدرآباد دکن
Hyderabad

صفحات ۷ و ۸ ضرور ملاحظہ فرمائیں

وہ اشعار
جو بطور ضرب المثل استعمال ہوتے ہیں
(بسلسلۂ گذشتہ)
مرزا غالب کے اشعار
نمبر ۴

ع ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانہ کے
اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ حقیقت نیوش ہو

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؟
تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے؟

میری قسمت میں غم گر اتنا تھا
دل بھی یارب کئی دیے ہوتے

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

ع مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

کب وہ سنتا ہے کہانی میری
اور پھر وہ بھی زبانی میری

منحصر مرنے پہ ہو جس کی اُمید
نا اُمیدی اُس کی دیکھا چاہیے

سنبھلنے دے مجھے اے نا اُمیدی کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگا غالب
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

رونے سے اور عشق میں بیباک ہو گئے
دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

ع فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی

(باقی آئندہ)

دیہات سدھار کے عملی طریقے

۱۔ گہرے نشیبوں کو پُر کرنا

ہندوستان میں اکثر قصبوں اور تقریباً ہر گاؤں کے گرد غیر ضروری نشیب موجود ہوتے ہیں، بارش کا پانی اُن میں اکٹھا ہو کر پڑا سڑا کرتا ہے، اور تھوڑے دنوں میں وہ گڑھے اس قدر غلیظ اور بدبودار ہو جاتے ہیں کہ مارے تعفّن کے گاؤں میں رہائش مشکل ہو جاتی ہے علاوہ ازیں اکثر بیماریاں بھی اس کی وجہ سے پھیلتی ہیں، جانوروں کو یہ پانی پلایا جاتا ہے، اور اکثر اوقات مویشی ایسے گندے پانی کو پی کر یا تو بیمار ہو جاتے ہیں یا فوراً مر جاتے ہیں، گاؤں کی عورتیں بھی ایسے ناپاک جوہڑوں میں کپڑے دھونے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتیں۔

ان حالات میں اشد ضرورت ہے کہ ان نشیبوں کو پُر کیا جائے تاکہ وہ گاؤں والوں کی صحت کو برباد نہ کریں مگر ان کو اس طرح پُر کرنے کی ضرورت نہیں کہ ایک جگہ سے گڑھا کھودا، اور اُس کی مٹی دوسرے گڑھے میں ڈال دی بلکہ گاؤں کے اردگرد اینٹوں کے جو پرانے بھٹے اور ٹیلے ہوتے ہیں انہیں ہموار کر لیا جائے اور اس طرح جو ملبہ حاصل ہو، وہ اس کام میں استعمال کیا جائے لیکن بھٹے گاؤں سے باہر ایک یا دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہوتے ہیں اس لیے مٹی اُٹھا کر لانے کا کام ایسا ہے جسے زمیندار ابھی کرنے کو تیار نہیں، لیکن جوں جوں ذاتی عزّ و اور بہتر چیزیں حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا جائیگا وہ اس قسم کے کام اپنے آرام کے لیے کرنے شروع کر دیں گے لیکن موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے کام کی سہولت کے لیے سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ٹپ ویگن اور لائٹ ریلز استعمال کی جائیں، ان کے استعمال سے وقت کی بچت کے علاوہ آدمیوں کی محنت اور جانوروں کے بوجھ اُٹھانے کی تکلیف رفع ہو سکتی ہے، اگر ہر ضلع کی دیہات سدھار کمیٹیاں ان اشیاء کو خرید کر یا کرایہ پر لے کر یا عاریتاً حاصل کرے اور پھر گاؤں اور معمولی قصبوں میں معمولی کرایہ پر دے دیا کرے تو اس طریقہ سے بہت سی زمین جو اس وقت بھٹے اور نشیبوں میں ضائع ہو رہی ہے کھیل کے میدانوں اور بعض دوسرے مفید کاموں کے لیے استعمال کی جاسکے گی، اس طریقِ عمل سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ دیہات خوبصورت ہو جائیں گے، لوگوں کی صحت اچھی ہو جائے گی، اور جب صحت اچھی ہوگی تو کسان محنت کرکے اپنی مالی حالت بھی اچھی کر لیں گے۔ (از دفتر کمشنر صاحب اصلاح دیہات لاہور)

۲۔ ڈرامہ کے ذریعہ گاؤں کی حالت کا سدھار

(از جناب کمشنر صاحب اصلاح دیہات لاہور)

اخبارات اور تقریروں کے ذریعہ رائے عامہ کو اصلاحی کام کرنے کے لیے آمادہ کرنے میں ایک لمبی مدت درکار ہوتی ہے مگر یہ غرض عمدہ تعلیمی ڈرامہ دکھانے سے چند گھنٹوں میں حاصل ہو سکتی ہے، اغلب ہے کہ اہل دیہات آپ کی تقریروں کو خواہ وہ کتنی ہی دلچسپ اور جوش پیدا کرنے والی کیوں نہ ہوں، غور سے نہ سنیں اور سنیں تو سمجھیں نہیں، مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اچھے دیہاتی ڈرامہ میں نہ صرف دلچسپی ہی لیں گے بلکہ اُسے دیکھنے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں جوق جوق جمع ہوں گے اور واپس لوٹنے پر اُن کے دلوں میں ڈرامہ سے اخذ کیے ہوئے نتائج مثلاً اصلاح رسوم، بہتر زراعت، مقدمہ بازی کو ترک کرکے پنچایتیں وغیرہ بنانا، رسوم پر فضول روپیہ ضائع نہ کرنا، اور ان جیسی دوسری مفید باتوں کو عملی جامہ پہنانے کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو جائے گا، غرض ڈرامہ نشر و اشاعت کا کم خرچ مگر بہت دلچسپ ذریعہ ہے اور دیہاتوں میں اصلاحی پراپیگنڈہ کرنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

(۳)
مویشیوں میں متعدی امراض کو روکنے کی تدابیر

مویشیوں میں متعدی بیماریوں کے پھیلنے سے زمینداروں اور کسانوں کا دہرا نقصان ہوتا ہے ایک تو ان کے بیمار ہونے کی وجہ سے کسان اپنے کھیت میں کام نہیں کر سکتا۔ دوسرے جب ایک جانور کو بیماری لگ جائے تو اس سے دوسرے مویشیوں کو بھی لگ جاتی ہے اور اس طرح گاؤں کے بہت سے جانور ہلاک ہو جاتے ہیں، مویشیوں کے ان امراض کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایتیں جناب کمشنر صاحب اصلاح دیہات نے جاری فرمائی ہیں

۱۔ منڈی یا میلے سے خریدے ہوئے مویشی کو گاؤں کے جانوروں سے دس دن تک بالکل الگ رکھا جائے۔

۲۔ مریض مویشیوں کو گاؤں میں نہ رکھا جائے بلکہ ان کی رہائش کا علیحدہ انتظام ہونا چاہیے۔

۳۔ چھوت کی بیماریوں سے ہلاک شدہ مویشیوں کی لاشیں یا تو جلا دی جائیں اور یا گہرے گڑھے کھود کر ان میں دبا دی جائے، اُن کی کھال ہرگز نہ اُتاری جائے۔

۴۔ مویشیوں میں متعدی مرض کے پھوٹ پڑنے کی خبر فوراً نزدیک کے شفاخانہ حیوانات میں دی جائے، تاکہ مناسب تدابیر فی الفور کی جاسکیں

۵۔ تندرست مویشیوں کو احتیاطاً ٹیکہ کرایا جائے۔

شہزادہ کا سگرٹ

اُستاد کے ادب و احترام کا ایک حقیقی واقعہ

(ایڈیٹر کے قلم سے)

(۱)

ہمارے موجودہ شہنشاہ جو آج "جارج ششم" کے نام سے پچاس کروڑ انسانوں اور سینکڑوں شہروں پر حکومت کر رہے ہیں، سنہ ۱۹۱۹ء میں جبکہ وہ ۲۴ برس کے نوجوان تھے، تاریخ، سائنس اور اقتصادیات کے ایک مختصر کورس کی تکمیل کیلئے کیمبرج کے ٹرنٹی کالج میں اپنے چھوٹے بھائی کیساتھ داخل ہوئے۔ اس وقت وہ نہ ہز رائل ہائی نس تھے اور نہ شاہِ برطانیہ کی شہنشاہ و ماور البحر، بلکہ سیدھے سادے البرٹ فریڈرک آرتھر جارج تھے، اور جارج کے سادے نام سے اُنہیں کالج کے سارے لڑکے اور اُستاد پکارتے تھے۔ وہ اگرچہ دنیا کے سب سے بڑے شہنشاہ کے لڑکے تھے، مگر کالج میں بیچارے نہایت ہی معمولی حالت میں رہا کرتے تھے۔ نہ کوئی مخصوص نشست تھی، نہ ساتھ نوکروں کی فوج تھی، نہ کوئی علیحدہ مکان رہنے کیلئے ملا ہوا تھا، اور نہ کالج میں اُن کے ساتھ کوئی خاص امتیازی سلوک کیا جاتا تھا۔

فسانہ کو اچھی طرح سمجھنے کیلئے یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ احاطۂ کالج میں طلبار کیلئے سگرٹ یا سگار نوشی کی قطعاً ممانعت تھی، اور تمام طالبعلموں حتیٰ کہ دونوں شہزادوں کو بھی کالج کے تمام قوانین کا احترام کرنا پڑتا تھا۔

(۲)

ایک دن جبکہ ہمارے موجودہ شہنشاہ کالج گئے تو اتفاقاً وقت سے کچھ پہلے پہنچ گئے۔ دوسرے طلبار اس وقت تک نہ آئے تھے۔ بیٹھے بیٹھے جو شہزادہ کا دل گھبرایا تو آپ نے سوچا لاؤ ذرا باہر ہی پھر لو۔ غرض باہر نکلے اور کالج سے ملا ہوا جو خوبصورت باغیچہ تھا اُس میں ٹہلنے لگے۔

اب یہاں سے داستانِ مصیبت شروع ہوتی ہے۔ نہ معلوم وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب شہزادہ کو باغ میں ٹہلنے کا خیال آیا تھا۔

باغ میں ٹہلنا تو بذاتِ خود کوئی جرم یا قصور نہ تھا۔ آخر باغ تھا ہی کس لئے؟ مگر ایک واقعہ یہاں ایسا پیش آگیا کہ ہمارے شہنشاہ اُسے کبھی نہیں بھول سکیں گے۔

(۳)

واقعہ یہ ہوا کہ باغ میں ٹہلتے ٹہلتے شہزادہ صاحب کو خیال آیا کہ یوں خالی پھرنے سے کیا فائدہ، لاؤ کم از کم ایک عدد سگرٹ ہی اُڑاؤ۔ لیکن مشکل یہ آپڑی کہ احاطۂ کالج میں سگرٹ نوشی جرم تھی۔ مگر شہزادہ نے سوچا کہ اس وقت پوچھنے والا ہی کون ہے؟ اور جرم ثابت ہی کس طرح ہو سکیگا مگر تاہم احتیاطاً آپ نے چاروں طرف دیکھ لیا کہ کوئی اور تو نہیں۔ یہاں میدان صاف تھا۔ جب کوئی اور آدمی نظر نہ آیا تو شہزادہ صاحب نے بڑے اطمینان سے سگرٹ نکال کر سلگایا اور پینا شروع کیا۔ ساتھ ہی ٹہلتے بھی جاتے تھے۔

ابھی نصف کے قریب سگرٹ پیا ہوگا کہ اچانک شہزادے کا کلیجہ دھک سے ہو گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کالج کے پرنسپل بلائے بے درماں کی طرح سامنے سے چلے آ رہے ہیں۔ پرنسپل کی شکل دیکھتے ہی غریب شہزادے کا بُرا حال ہوا۔

ع کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

ستم بالائے ستم یہ کہ دو تین پروفیسر بھی پرنسپل کیساتھ تھے۔

(۴)

شہزادے نے سوچا کہ یہ تو بہت بری ہوئی۔ سگرٹ پیتا ہوا پکڑا گیا تو نہ معلوم پرنسپل صاحب کتنی سزا دیں۔ پروفیسر ساتھ ہیں۔ بے عزتی الگ ہوگی۔ شہزادے کو مارے شرم کے پسینہ آگیا۔ چاہا کہ سگرٹ کو جلدی سے جیب میں رکھ لوں۔ لیکن سگرٹ کمبخت جل رہا تھا۔ اُسے بجھانے میں دیر لگتی۔ اور اتنا وقت تھا نہیں کہ اُسے بجھایا جا سکتا۔ پرنسپل بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔ یہ بھی دل میں آیا کہ لاؤ یونہی جیب میں رکھ لوں۔ لیکن پھر سوچا کہ اسی طرح منحوس سگرٹ کو جیب میں رکھا تو جیب جل جائے گی، اور اس کے ساتھ دوسرے کپڑے بھی۔

(۵)

جب یہ ترکیب درست نہ بیٹھی تو شہزادے نے سوچا کہ لاؤ کم از کم سگرٹ کو پھینک ہی دو۔ مگر ابھی یہ بات شہزادے کے دماغ میں آئی ہی تھی کہ پرنسپل صاحب قضائے مبرم کی طرح آن پہنچے، اور جب انہوں نے بالکل خلاف توقع شہزادے کو سگرٹ پیتے ہوئے دیکھا تو انہیں سخت غصہ آیا۔ وہ فوراً ٹھیر گئے۔ اب شہزادہ ایک خونی مجرم کی مانند خوف و ہراس سے کانپتا ہوا آنکھیں نیچی کئے سامنے کھڑا تھا، اور پرنسپل صاحب نہایت غیظ و غضب میں فرما رہے تھے:۔

پرنسپل — جارج! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ احاطۂ کالج میں سگرٹ نوشی کی ممانعت ہے؟

چارج (بہت ہی شرم آلود لہجے میں) حضور مجھے علم ہے۔

پرنسپل پھر تم جان بوجھ کر اس جرم کے مرتکب کیوں ہوئے؟

چارج - میں معافی مانگتا ہوں۔ آئندہ سے ایسا قصور کبھی نہیں ہوگا۔ یہ میرا پہلا جرم ہے۔ معاف کر دیا جائے۔

پرنسپل - (نہایت غصہ سے) ایسا کبھی نہیں ہو سکتا تمہیں اپنے جرم کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ جب تم ہی آزادی کے ساتھ قانون کی خلاف ورزی کروگے تو کالج کے اور لڑکے جو نہ کریں تھوڑا ہے۔ اچھا جماعت میں چلو تمہارے مقدمہ کا ابھی فیصلہ کیا جائے گا۔

(۶)

شہزادہ نہایت مغموم و مضمحل اپنی کلاس میں آکر بیٹھ گیا اور اب منتظر تھا کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اتنے میں گھنٹی بجی، اور کالج کے تمام طلبا پرنسپل کے حکم سے بڑے ہال میں جمع ہوگئے۔ شہزادہ بھی انہی میں تھا۔ اتنے میں پرنسپل صاحب آئے، اور انہوں نے زور سے کہا۔ "جارج یہاں آؤ۔" شہزادے کے قدم لاکھ لاکھ من کے ہوگئے۔ اس وقت بے اختیار دل چاہ رہا ہوگا کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں، تاکہ اس بے عزتی سے نجات ملے، جو اس وقت ہونے والی ہے۔

شہزادہ نیچی گردن کئے پشیمانی سے مارے خجالت کے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھا، اور چپ چاپ پرنسپل صاحب کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

(۷)

پرنسپل نے کہنا شروع کیا۔ "لڑکو! جانتے ہو اس وقت میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے، اور شہزادہ جارج کو کیوں بلایا ہے؟ بات یہ ہے کہ آج جارج ایسے فعل کا مرتکب ہوا ہے جو کالج کے قوانین کی رو سے جرم ہے۔ یعنی میں نے دیکھا کہ وہ کالج کے باغیچہ میں سگرٹ پیتا ہوا ٹہل رہا تھا۔ بادشاہ جو قانون کا محافظ ہے اگر اس کا بیٹا ہی قانون کو توڑنے لگے تو دوسرے لوگ کب قانون کی پرواہ کرنے لگے ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہ نسبتاً زیادہ سزا کا مستحق ہے۔ لیکن چونکہ اپنے قصور کا ندامت کے ساتھ اعتراف کر لیا ہے، اور وہ بہت شرمندہ بھی ہے، اور پھر یہ کہ اس کا سب سے پہلا قصور ہے۔ ان سب باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے اسے نہایت ہی نرم سزا دیتا ہوں، اور اس پر صرف ساڑھے آٹھ شلنگ جرمانہ کرتا ہوں۔ تم سب کو اس لئے جمع کیا گیا تھا کہ تم شہزادے کے حال سے عبرت پکڑو اور کالج کے قوانین کے سختی سے پابند رہو۔

شہزادے نے جیب سے ساڑھے آٹھ شلنگ نکالے اور پرنسپل کی میز پر رکھ دئے۔ اور پھر چپ چاپ اپنی کلاس میں چلا آیا۔

(۸)

شہنشاہ جارج پنجم اور ملکہ معظمہ میری کو خبر ہوئی تو انہوں نے کہا۔ پیارے جارج! تم نے یہ قصور کر کے پرنسپل صاحب سے ہمیں بھی شرمندہ کرایا۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتے ہونگے کہ ماں باپ کی شہ پر ہی شہزادے نے یہ جرم کرنیکی جرأت کی۔ خبردار آئندہ بھول کر بھی کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جو تمہارے اور ہمارے لئے شرم کا باعث ہو۔

اشارات

(ایڈیٹر کے قلم سے)

لیجیے آپ کو آج ایسی بات سنائیں جو آپ نے اس سے پہلے نہیں سنی ہوگی۔ وہ یہ کہ ہندوستان میں کل دو قصبے ایسے ہیں جن کا نام شکارپور ہے۔ اب ایمان سے بتلایئے کہ آپ نے بھلا یہ بات سنی تھی؟ نہیں ہرگز نہیں! کبھی نہیں سنی ہوگی، اور اگر سنی بھی ہوگی تو بہت مختصر سنی ہوگی۔ ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہندوستان میں دو شکارپور ہیں ان میں سے کم از کم دو ایسے ضرور ہیں جو اپنی "مخصوص صفت" کیلئے خاص طور پر مشہور ہیں یعنی اُن کے باشندے شے لطیف سے ایسے محروم ہیں جیسے گدھا بیچارہ سینگوں سے۔ ان دونوں قصبوں میں سے ایک سندھ میں واقع ہے، اور دوسرا یُو۔پی میں۔ جو عجیب و غریب روایات ان دونوں شہروں سے وابستہ ہیں وہ سینکڑوں مرتبہ لوگوں کے لئے تفریح کا باعث بن چکی ہیں، اور ہنوز ان کی لطافت میں فرق نہیں آیا۔ چنانچہ سندھ کے شکارپور کے متعلق مشہور ہے کہ ایک دفعہ دو بھلے مانس گھوڑوں پر سوار چلے جا رہے تھے جب شکارپور کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ذاتِ شریف بیچ سڑک میں بیٹھے پورے اطمینان کیساتھ رفع حاجت میں مصروف ہیں۔ یہ غیر فطری نظارہ دیکھ کر دونوں سوار بڑے حیران ہوئے، اور اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ "یہ شکارپور والے دراصل بڑے ہی بے وقوف ہوتے ہیں، اس عقلمند کو دیکھو بیچ سڑک میں کیسی بےفکری سے بیٹھا حاجت کے فرائض کر رہا ہے۔" یہ کہتے کہتے دونوں سوار آگے بڑھ گئے کہ راستے میں پیچھے سے آواز آئی۔ "او بھائیو جانے والو ہوت! ذرا ٹھیرو، ایک بات سنتے جائیو!" ان دونوں نے جو گھبرا کر پیچھے دیکھا تو وہ صاحب کمربند ہاتھ میں پکڑے بھاگے چلے آ رہے تھے۔ قریب پہنچے تو فرمانے لگے "بھائیو! شکارپور کے آدمی پہلے بیشک بیوقوف ہوتے تھے مگر اب بہت عقلمند ہو گئے ہیں۔ جاؤ جاؤ بس یہی سنانے کیلئے تمہیں ٹھیرایا تھا۔" یہ کہا اور واپس جا کر پھر بدستور رفع حاجت کے لئے بیٹھ گئے۔

اس قصبے میں بعض سنجیدہ مزاج بزرگ ایسے بھی رہتے ہیں جن کو بجا طور پر احساس ہے کہ ہمارا قصبہ صفت بیوقوفی میں ضرب المثل بن کے رہ گیا ہے، لہٰذا اگر وہ کبھی کبھار باہر سفر پر جاتے ہیں تو اپنے مقدور بھر اس بات کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ کسی کو یہ پتہ نہ ہو کہ یہ شخص شکارپور کا رہنے والا ہے۔ بعضوں سے اگر پوچھو کہ بھئی کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو لڑنے مرنے کو آمادہ ہو جائیں گے مگر شکارپور کا نام نہیں لیں گے۔ بعضوں سے پوچھو تو جواب ملتا ہے کہ "کیوں تمہارے باپ کا اجارہ ہے؟ نہیں بتاتے"۔ ایک صاحب نے تو کمال ہی کر دیا، وہ جو اتفاق سے کسی دوسرے شہر گئے تو بازار میں چلتے ہوئے انہیں لگی پیاس۔ خیر سامنے ایک پیاؤ تھی، آپ وہاں پہنچے، اور پانی پلانے والے سے فرمایا "لا بھئی ذرا سا پانی پلا دے۔" پانی پلانے والے نے ویسے ہی پوچھ لیا "جی تم کہاں رہو ہو؟" اس پر ان صاحب کو غصہ تو بہت آیا، مگر موقع محل دیکھ کر خاموش ہو گئے، اور کہنے لگے "بھئی پہلے پانی پلا دے پھر بتلاؤں گا۔" اس غریب نے پانی پلا دیا۔ پانی پیتے ہی یہ صاحب نہایت تیزی سے بھاگے۔ جب کافی دور آ گئے تو مڑ کر کھڑے ہو گئے، اور نہایت چیخ کر فرمانے لگے "شکارپور رہتا ہوں۔ کر لے میرا کیا کرے ہے؟" یہ کہا اور سر پر پاؤں رکھ کے اڑ گئے۔

یہ تو ہوئی سندھ کے شکارپور کی کیفیت۔ اب ذرا لگتے ہاتھوں یُو۔پی کے شکارپور کے باشندوں کی عقلمندی کا نہایت پُرلطف فسانہ بھی سن لیجئے، ہنستے ہنستے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں تو ہمارا ذمہ۔

(باقی آئندہ)

علمی اور ادبی خزانہ کے چند نادر جواہرات

پڑھنے کے لائق، رکھنے کے قابل اور تحفہ میں دینے کیلئے بیش بہا اور نفیس کتابیں

مولانا حالی کی بہترین نظموں کے جدید اڈیشن

شمس العلماء مولانا حالی کی شہرۂ آفاق نظمیں بازاروں میں عام طور پر نہایت غلط سلط اور ردی کاغذ پر چھپی ہوئی فروخت ہو رہی ہیں حالی بکڈپو نے اس حالت کو دیکھ کر مولانا کی نظموں کے جدید صحیح اڈیشن نہایت نفاست اور خوشنمائی کیساتھ شائع کرنے شروع کئے ہیں، جن میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں :-

(۱) انہیں خاص طور پر ان نسخوں سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، جو خود مولانا نے اپنی زندگی میں چھپوائے تھے، تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے ۔

(۲) ہر نظم کی مختصر تاریخ شروع میں لکھدی گئی ہے ۔

(۳) انہیں اس قدر نمایاں اور موٹا لکھوایا گیا ہے کہ لڑکیاں اور بچے بھی بخوبی پڑھ سکتے ہیں ۔

(۴) کاغذ سفید چکنا، لکھائی خوشخط اور چھپائی روشن ہے ۔

(۵) ہر کتاب کے شروع میں مولانا حالی کا دلفریب فوٹو موجود ہے۔

یہ کتابیں ضرور اس قابل ہیں کہ ہر صاحبِ ذوق کے پاس رہیں۔ لائبریریوں کے لئے اور تحفہ یا انعام میں دینے کے واسطے بہترین چیز ہیں۔ اب تک حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں :-

مثنوی حبِ وطن	مثنوی مناجاتِ بیوہ	مثنوی حقوقِ اولاد
۲ر	۳ر	۳ر
تحفۃ الاخوان	چپ کی داد	
۳ر	۲ر	

رباعیاتِ حالی (مکمل ترین نسخہ)

صاحبانِ ذوق واقف ہیں کہ مولانا حالی کی رباعیاں کتنی نصیحت آمیز، پُر اثر اور اخلاق و موعظت میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ مولانا کی رباعیوں کے آج تک جسقدر مجموعے شائع ہوئے وہ سب مختصر اور نامکمل ہیں۔ حالی بکڈپو نے عرصۂ دراز کی تلاش و جستجو کے بعد رباعیاتِ حالی کا یہ مکمل اور بہترین اڈیشن شائع کیا ہے جسمیں مولانا کی تمام قدیم و جدید، مطبوعہ و غیر مطبوعہ رباعیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ عام طور پر مولانا کی صرف ایک سو کے قریب رباعیاں ملتی ہیں، مگر اس مجموعہ میں ۱۸۰ رباعیاں نہایت تلاش کے بعد فراہم کی گئی ہیں۔ ہر ایک رباعی کا ماخذ بھی لکھدیا گیا ہے کتاب نہایت خوشنما چھوٹی تقطیع پر شائع کی گئی ہے۔ خط جلی اور دیدہ زیب ہے۔ ایک صفحہ پر ایک رباعی بکمال نفاست کیساتھ لکھوائی گئی ہے۔ سرورق بلاک سے بیحد خوشنما تیار ہوا ہے شروع میں مولانا کا فوٹو ہے۔ کتاب مجلد ہے جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام لکھا ہوا ہے۔ کاغذ آرٹ پیپر لگایا گیا ہے

قیمت فی جلد دو روپے (عـ۲)

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "علمی دنیا" دہلی اس پر ریویو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں :- "رباعیاتِ حالی حقیقت میں بہشت کی سیر ہیں۔ بار بار پڑھیے، مگر جی نہیں بھرتا۔ الفاظ نہیں ہیں جو اس بلاغت اور اس ذوقِ صحیح کی داد دیجائے۔ ایک ایک رباعی ایک ایک گوہر ہے جسمیں ادب، آرٹ اور اخلاق کے دریا بند کر دئے گئے ہیں۔ جتنا شاندار اور باعظمت یہ کلام ہے اسی شان اور دلآویزی کیساتھ اس کا یہ نیا اڈیشن شائع ہوا ہے۔ اس کے حسن صوری اور معنوی کے سامنے دو روپے قیمت کوئی حقیقت نہیں رکھتی" ۔

کلیاتِ نظمِ حالی

شمس العلماء مولانا حالی کا تمام منظوم کلام آج تک ایک جگہ جمع نہیں ہوا تھا، اور پھر سارا کلام اکٹھا ملتا بھی نہیں تھا۔ ایک نظم کہیں ملتی تھی اور دوسری کہیں۔ نیز اکثر نظمیں نہایت غلط چھپی ہوئی بازار میں فروخت ہو رہی ہیں۔ ان سب دقتوں کو رفع کرنے کیلئے حالی بکڈپو نے کلیاتِ نظمِ حالی کے نام سے مولانا کے سارے منظوم کلام کو ایک مجموعہ کی شکل میں چھاپنا شروع کیا ہے جسکی ابتک دو جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اس مجموعہ میں مولانا کی تمام چھوٹی بڑی، قدیم و جدید اور متفرق و پراگندہ نظمیں بڑی محنت اور تلاش کے بعد جمع کی گئی ہیں۔ اس میں مولانا کی ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جو ابتک غیر مطبوعہ تھیں اور مولانا کے اپنے ہاتھ کے قلمی مسودوں سے نقل کی گئی ہیں ۔

قیمت جلد اول عہ مجلد ۱۲ر ۔ جلد دوم عہ مجلد عہ ۔

ضمیمۂ کلیات :- یعنی مولانا کا تمام عربی و فارسی نظم و نثر کلام۔ قیمت عہ مجلد ۱۲ر ۔

مکتوباتِ حالی

یہ کتاب مولانا حالی کے ادبی، علمی اور تاریخی خطوط کا بیش بہا مجموعہ ہے اس کے مطالعے سے مولانا کے ذاتی حالات اور علمی کیریکٹر کے متعلق نہایت اہم بیش بہا باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ علاوہ قوم کی اصلاح، حسنِ معاشرت کی تعلیم اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے متعلق بے نظیر نصیحتوں سے کتاب بھری پڑی ہے۔ یہ خطوط انشا پردازی کا قابلِ تقلید نمونہ، اردو لٹریچر میں بہترین اضافہ، اور مولانا کی ساری عمر کے تجربات کا نچوڑ ہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب کے فاضلانہ مقدمہ کیساتھ دو جلدوں میں شائع ہوئے ہیں ۔

قیمت جلد اول عہ مجلد ۱۲ر ۔ جلد دوم ۱۲ر مجلد ۳ ۔

مُسدّس حالی کا اعلیٰ ترین ایڈیشن

(مرتبہ جناب ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی)

آجتک مسدس حالی کے جسقدر نسخے شائع ہوئے۔ یہ ایڈیشن ان سب سے زیادہ بہتر اور دلکش ہے۔ جو خوبیاں اور جدتیں اس میں موجود ہیں وہ کسی اور ایڈیشن میں نہیں ملیں گی۔ بلکہ کے متعدد ادیبوں اور مشہور انشاپردازوں نے اس کے مقدمے اور دیباچے لکھے ہیں کتابت وطباعت وکاغذ نہایت اعلیٰ۔ جلد نفیس مجلد۔ قیمت دو روپے (عہ) ؎

مضامین حالی

مولانا حالی کے ۳۲ علمی، ادبی، مذہبی، اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی بیش بہا مضامین کا نایاب مجموعہ۔ جو مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم نے ۱۹۰۴ء میں شائع کیا تھا۔ اور عرصہ دراز سے کہیں نہیں ملتا تھا۔ حال ہی میں اس کی چند کاپیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ کلام حالی کے شائقین فوراً منگالیں، ورنہ ختم ہونے کے بعد کسی قیمت پر بھی نہیں مل سکے گا۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱؍ ؎

ایک نفیس ادبی تحفہ

ادبی انجمنوں، علمی اداروں، لائبریریوں اور سکولوں کے کمروں میں لگانے کے لئے ہم نے یہ اعلیٰ درجہ کا ادبی تحفہ تیار کرایا ہے۔ اس میں شمس العلماء مولانا حالی کا فوٹو، اور آپ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی دو رباعیوں کا عکس بہت صفائی اور خوشنمائی کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔ یہ تحفہ ادب اور شعر سے ذوق رکھنے والے ہر شخص کے کمرہ کی زینت ہونا چاہئے قیمت صرف دو آنے فی عدد ۲؍

مولانا حالی کی دیگر نظم ونثر تصانیف

مجالس النساء۔ ایک نہایت ہی دلچسپ اور مفید ناول۔ جسمیں عورتوں اور لڑکیوں کو امور خانہ داری کی بے مثل تعلیم دی گئی ہے۔ اس موضوع پر یہ بہترین کتاب ہے حصہ اول ۸؍ مجلد ۱۳؍ حصہ دوم ۸؍ مجلد ۱۳؍ ؎

مولود شریف۔ محفل میلاد میں پڑھنے کیلئے نہایت دلچسپ عبارت میں یہ کتاب مولانا نے قدیم روایات کے موافق لکھی ہے۔ قیمت رعایتی ۸؍ مجلد ۱۳؍ ؎

شعر وشاعری۔ (یعنی مقدمہ دیوان حالی) فن شعر پر بے نظیر محققانہ ریویو۔ عام مروجہ شاعری کے نقائص اور اصلاح۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱؍ ؎

دیوان حالی۔ قیمت ۱۲؍ مجلد عہ

حیات سعدی۔ اس باکمال شاعر کی محققانہ مفصل سوانح عمری۔ قیمت عہ مجلد ۱۲؍ ؎

یادگار غالب۔ غالب کے حالات اور کلام پر بہترین ریویو۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱۲؍ ؎

مجموعہ نظم حالی۔ مولانا کی چند بے نظیر ابتدائی نظمیں قیمت ۱۲؍ مجلد عہ ؎

مناجات بیوہ۔ نہایت ہی المناک نظم۔ حالی کا بہترین شاہکار۔ قیمت ۳؍ مجلد ۴؍ ؎

شکوہ ہند۔ مسدس حالی کے بعد مولانا کی دوسری بہترین نظم۔ قیمت ۲؍ مجلد ۳؍

مثنوی حقوق اولاد۔ تعلیم وتربیت اولاد سے غفلت کے خطرناک نتائج۔ قیمت ۲؍ مجلد ۲؍ ؎

چپ کی داد۔ عورتوں کی مظلومانہ اور بیکسانہ حالت کا دردناک مرقع۔ قیمت ۲؍ مجلد ۴؍ ؎

قصیدہ غیاثیہ۔ مسلمانوں کی عبرتناک حالت کا دردانگیز فوٹو۔ فلسکیپ سائز ۲؍ کتابی سائز ۱؍ ؎

تحفۃ الاخوان۔ مسلمانوں کے اسباب زوال پر نہایت پرجوش نظم۔ قیمت ۴؍ مجلد ۶؍ ؎

تعصب وانصاف	قیمت	۲؍	مجلد	۳؍
حب وطن	"	۲؍	"	۳؍
مناظرہ رحم وانصاف	"	۱؍	"	۱؍
پھوٹ اور ایکے کا مناظرہ	"	۱؍	"	۱؍
ننگ خدمت	"	۱؍	"	۱؍
مرثیہ حکیم محمود خاں	"	۱؍	"	۱؍

مظلوم فرشتہ

ایسا دردانگیز اور دلگداز افسانہ یقین ہے کہ آپ نے آجتک کبھی نہ پڑھا ہوگا۔ ناممکن ہے کہ پڑھ کر آپ اپنے آنسو روک سکیں۔ قصہ اتنا دلچسپ اور حیرت انگیز ہے کہ ہاتھ میں لے کر بغیر ختم کئے چھوڑنا محال ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ فسانہ فرضی اور خیالی نہیں بلکہ سچا اور اصلی ہے۔ قیمت صرف ۴؍

تصویر کے تین رُخ

یہ نہایت ہی حیرت انگیز اور عجیب وغریب تین تاریخی افسانوں کا بڑا ہی دلچسپ مجموعہ ہے۔ پڑھ کر ہر شخص حیران ہوجاتا ہے۔ آج کل کے نوجوانوں اور بالخصوص طلبہ کے لئے خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ۱؍ ؎

۱۔ بنا او راہ۔ منشی پریم چند کے افسانوں کا مجموعہ۔
۲۔ بیتیا اور دوسرے افسانے۔ مجنوں گورکھپوری کے
۳۔ جنت کے پھول۔ چند تبلیغی نظموں کا دلچسپ مجموعہ
۴۔ محمد علی۔ مولانا محمد علی کی مختصر سوانح عمری۔

تمام کتابیں ملنے کا پتہ۔ مینجر حالی بک ڈپو پانی پت

(شیخ محمد اسمٰعیل پرنٹر وپبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس بازار بھلی والان دہلی میں چھپوا کر محلہ انصار پانی پت سے شائع کیا)